الفضل
خطبہ نمبر ۱۶
ایڈیٹر غلام نبی
دارالامان قادیان
THE DAILY
ALFAZL QADIAN.
یوم جمعہ
جلد ۲۸ | ۲۸ احسان ۱۳۱۹ھش | ۲۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۹ھ | ۲۸ جون ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۴۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

اَب دُعاؤں کے سوا کوئی چارہ نہیں

ایک اور بہت بڑا نشان جو حیرت انگیز رنگ میں پورا ہُوا

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۱ - ماہ احسان ۱۳۱۹ ہش

مرتبہ شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:- میں نے گزشتہ خطبہ میں جماعت کو **روزے رکھنے اور دُعائیں کرنیکی تحریک** کی تھی۔ خصوصاً جمعہ کی نماز میں آخری رکعت کے رکوع کے بعد۔ اور اس طرح روزوں کے اختتام پر بھی۔ کل دوستوں نے روزہ رکھا۔ مگر ایک حادثہ کی وجہ سے دُعا کے لئے جمع نہ ہو سکے۔ اور میں تو بیماری کی وجہ سے روزہ بھی نہ رکھ سکا بہرحال آئندہ روزوں میں ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ

مساجد میں جمع ہوکر روزہ کھولیں

اور وہیں اکٹھے ہوکر دُعائیں کریں۔ اسی طرح جمعہ کی نماز کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد بھی دُعائیں کرنی چاہئیں۔ روزہ میں دعا کی قبولیت زیادہ ہوتی ہے جیسا کہ قرآن کریم سے ثابت ہے۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جمعہ میں ایک ساعت ایسی آتی ہے۔ جب اللہ تعالےٰ اپنے بندہ کی دُعائیں سنتا ہے۔ پس ان وقتوں میں خصوصیت سے دُعائیں کی جائیں۔ اس دوران میں

جنگ کی حالت

اور بھی خراب ہوگئی ہے۔ حکومت فرانس نے ہتھیار رکھ دئے ہیں۔ اور گو ابھی کوئی ایسی خبر نہیں آئی۔ مگر جس رنگ میں کارروائی ہو رہی ہے یہ شبہ ہے۔ کہ جرمنی کوشش کرے گا۔ کہ

فرانس کا بحری بیڑہ

اسے مل جائے۔ اور اگر ایسا ہو جائے۔ جیسا کہ آثار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کے لئے کوشش کی جائے گی۔ تو اطالوی اور فرانسیسی بیڑا مل کر برطانوی بیڑے سے زیادہ طاقتور ہو جائے گا۔ اور برطانیہ کے لئے اپنے جزائر کی حفاظت مشکل ہو جائے گی۔ اس وقت تک تو برطانوی بیڑے کی طاقت اطالوی بیڑے سے بہت زیادہ ہے۔ حتیٰ کہ وزیر اعظم برطانیہ نے اطالوی بیڑے کو چیلنج دیا ہے۔ کہ اگر مقابلہ کرے۔ بلکہ یہاں تک کہا ہے۔ کہ ہم اسے رستہ دیدیتے ہیں۔ وہ حملہ کرکے دیکھ لے۔ لیکن اگر اس کے ساتھ فرانسیسی بیڑا بھی مل جائے۔ تو اس کی طاقت بہت بڑھ جائیگی۔ میرا شروع سے یہی خیال ہے۔ کہ جرمنی کی یہ کوشش ہوگی۔ کہ وہ فرانسیسی بیڑا لے۔ اور اب یہ شبہ اور بھی قوی ہوتا جا رہا ہے۔ جرمنی نے فرانس کے نمائندوں کو

صلح کی شرائط

بتادی ہیں۔ مگر کہا یہ ہے۔ کہ انہیں ابھی شائع نہ کیا جائے۔ اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ شرائط کی اشاعت سے اسے اسی نقصان کا خطرہ ہے۔ کہ ایسا نہ ہو۔ فرانسیسی بحری بیڑے یا ہوائی بیڑے کے افسر اپنے ملک سے وفاداری کے لحاظ سے جہازوں کو تباہ کردیں یا برطانوی بیڑہ سے جا ملیں۔ فرانس کے بہت سے فوجی افسر ابھی مقابلہ کی طرف متوجہ ہیں۔ اور غیر ممالک میں فرانسیسیوں کی نوآبادیوں کے رہنے والے بھی جنگ جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ اور انہوں نے

فرانسیسی گورنمنٹ

کو تاریں دی ہیں۔ کہ ہم اپنی ساری جائدادیں بیچ کر دے دینے کو تیار ہیں۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ احسان ۱۳۱۹ ہش۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ۱-½ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو ضعف اور اسہال کی شکائت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں:

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے۔ حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت بھی علیل رہی۔ حرم رابع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو آج پھر حرارت کی شکائت ہوگئی۔ احباب دعائے صحت کریں۔

صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بیرسٹر ایٹ لاء جو سیدہ امۃ الودود بیگم صاحبہ کی وفات پر کلکتہ سے آئے تھے۔ آج واپس تشریف لے گئے۔

سماۃ امیر بی بی صاحبہ بیوہ چودہری مہر الدین صاحب مرحوم کھاریاں ضلع گجرات بعمر ۷۵ سال وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آج ان کی نعش بذریعہ لاری لائی گئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔

تک جنگ کو بند نہ کیا جائے۔ اور ان حالات میں اگر یہ خبریں قبل از وقت نکل جائیں تو اس بات کا امکان ہے۔ کہ فرانسیسی بحری افسر یا تو اپنے بیڑے کو تباہ کردینگے یا پھر انگریزوں سے جا ملیں گے۔ جرمنی کی اس کوشش کی کہ شرائط صلح کو مخفی رکھا جائے یہی وجہ ہوسکتی ہے۔ کہ وہ فرانسیسی افسر جو صلح کے خلاف ہیں وہ اور انگریز کوئی فائدہ نہ اٹھاسکیں۔ وہ خود فرانسیسی بحری اور ہوائی بیڑا پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن اگر یہ خبر شائع ہو جائے تو ایک طرف تو انگریز فرانسیسی افسروں کو اکسائیں گے کہ اس طرح تمہارا ملک ہمیشہ کے لئے تباہ ہو جائے گا۔ اور دوسری طرف کئی باغیرت فرانسیسی افسر یہ کوشش کریں گے۔ کہ اپنے جہاز لے کر برطانی بیڑے سے جا ملیں۔ یا پھر اپنے جہازوں کو تباہ کردیں۔ پس حالات ایسے ہیں۔ کہ جرمنی کوشش کر رہا ہے۔ کہ

فرانس سے برطانیہ کے خلاف مدد

حاصل کرے۔ اور بظاہر اسے دو ہی فائدوں کی توقع ہوسکتی ہے۔ ایک یہ کہ اس کے بحری اور ہوائی بیڑہ سے فائدہ اٹھائے اور یا پھر یہ کہ برطانوی نو آبادیوں کے ساتھ جو فرانسیسی نو آبادیاں ہیں ان پر قبضہ کرے۔ مثلاً یہ بھی ہوسکتا ہے کہ شام میں جرمن فوجیں چوری چوری پہونچا دی جائیں۔ اور پھر فرانسیسی ان لوگوں کو جرمنوں کے حوالہ کرکے خود اس ملک پر قبضہ چھوڑ دیں لیکن کوئی بھی صورت ہو۔

انگریزوں کے لئے بہت خطرناک

ہوسکتی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ان حالات میں اور بھی بہت دعاؤں کی ضرورت ہے اب حالات ایسی صورت اختیار کر گئے ہیں۔ کہ یہ اب اللہ تعالےٰ کے ہی ہاتھ میں ہے۔ کہ اس طوفان کو بند کرے کسی انسان کی طاقت میں اب یہ امر نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ؎

کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

عین ممکن ہے کہ یہ اسی جنگ کی طرف اشارہ ہو۔ اس وقت یہ حالت ہے۔ کہ سب حیلے جاتے رہے ہیں۔ اور اب

ایک تواب بادشاہ

ہی کی بارگاہ ہے جو اس مصیبت سے نجات دلاسکتی ہے۔ جن لوگوں پر اصل مصیبت ہے وہ تو ابھی غافل ہیں۔ اور ابھی عیسائیت ہی کے نعرے بلند کر رہے ہیں۔ توحید کی طرف ان کی کوئی توجہ نہیں مگر چونکہ ان کی بلائیں ہم پر بھی اثر انداز ہوتی ہیں۔ اور ہمیں بھی ان سے حصہ پہونچتا ہے۔ اس لئے ہمیں دعائیں کرنی چاہئیں۔ اور اگر ہم حضرت تواب کی بارگاہ میں جھکیں۔ تو ممکن ہے ہماری دعا سے ہی اللہ تعالےٰ ان بلاؤں کو ٹال دے۔

اب دعاؤں کے سوا کوئی چارہ نہیں

ہر وہ شخص جس کے دماغ میں عقل ہو۔ اور جو فکر صحیح کا مادہ رکھتا ہو سمجھ سکتا ہے۔ کہ انسانی تاریخ کے موجودہ دور میں ایسا نازک اور اس قدر تکلیف دہ وقت کبھی نہیں آیا۔ اس سے سو سال پہلے بھی نہیں آیا۔ اور سو سال بعد بھی آنے کی امید نہیں۔

دنیا تباہی کے سرے پر

کھڑی ہے۔ اور غلامی دنیا کو اپنا شکار بنانے کے لئے جھانک رہی ہے آزادی کے خواب جو انسان دیکھ رہا تھا۔ وہ بالکل باطل ہوتے دکھائی دے رہے ہیں۔ اور آثار ایسے ہیں۔ کہ پہلے سے زیادہ سخت قسم کی غلامی دنیا کو اپنا شکار بنانے والی ہے۔ پہلی غلامی تو صرف جسمانی غلامی تھی۔ مگر اب جو حالات ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جسمانی کے ساتھ روحانی غلامی بھی ہوگی۔ اور اغلباً مذہبی امور میں بھی دست اندازی کی جائے گی۔ اور ایسے خطرات کے وقت میں مومن کے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں۔ کہ وہ

اپنے رب کے حضور

جھک جائے۔ اور کہے کہ اے خدا دنیا پر شدید مصائب کا وقت آگیا ہے میرے پاس کوئی سامان نہیں۔ اور دشمن نے چاروں طرف سے گھیر لیا ہے۔ ہمیں آئندہ کی باتوں کا کوئی علم نہیں۔ تو ہی غیب کا جاننے والا ہے۔ بظاہر حالات میں تو ہم یہی سمجھتے ہیں۔ کہ یہ دن بہت برے ہیں اگر واقعی ایسا ہے تو ہم بے بسوں اور بے کسوں کی طرف سے تو ہی کافی ہو جا۔ اور ان بلاؤں کو دور کردے۔ لیکن اگر تیرے علم میں یہ حالات اچھے ہیں اور ان خرابیوں کا نتیجہ اچھا نکلنے والا ہے تو تو ہمیں دیدا اور شک میں نہ رکھ۔ اور اپنے الہام اور وحی سے ہمیں بتادے۔ تا ہماری گھبراہٹ دور ہو۔ پس

دعائیں کرو دعائیں کرو اور دعائیں کرو

گھبراہٹ میں کئی لوگ دفاعی انجمنیں بنا رہے ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ اس علاقہ کے بعض لوگوں نے بھی کوئی ایسی انجمن بنائی ہے۔ اور بعض نے شکائت کی ہے کہ دیکھو احمدی ہمارے ساتھ شامل نہیں ہوتے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ وہ خود ایسی انجمنیں بنائے گی۔ اور ہم اس کے منتظر ہیں۔ پس یہ درست نہیں جیسا کہ بعض لوگوں نے کہا ہے۔ کہ احمدی ہمارا ساتھ نہیں دیتے۔ کیونکہ وہ اس بات پر مغرور ہیں۔ کہ ان کی تعداد زیادہ ہے مگر یہ بات بالکل غلط ہے۔ کسی ایک قصبہ کی تعداد کی زیادتی کس طرح غرور کا موجب ہوسکتی ہے۔ ہمارے ارد گرد تمام سکھوں کے گاؤں ہیں۔ ایک سو تیرے دیہات سکھوں کے ہیں۔ جو امرتسر اور سیالکوٹ کے اضلاع تک پھیلے ہوئے ہیں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اتنے وسیع دیہات میں ایک بستی والے خواہ وہ وہاں زیادہ تعداد میں ہی کیوں نہ ہوں۔ اپنے آپ کو زیادہ نہیں سمجھ سکتے۔ پس اگر ہم کسی انجمن میں اب تک شامل نہیں ہوئے۔ تو یہ کسی غرور کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ ہم چاہتے ہیں۔ کہ سب باتوں پر ٹھنڈے دل سے غور کیا جائے۔ اور گورنمنٹ کو موقعہ دیا جائے۔ کہ ایسی انجمنیں بنائے۔

حملہ کی دو ہی صورتیں

ہوسکتی ہیں۔ ایک بیرونی حملہ اور دوسری ملکی بد امنی۔ اگر کوئی بیرونی دشمن حملہ آور ہو تو ظاہر ہے۔ کہ ہندو سکھ مسلمان احمدی غیر احمدی سب ملکر بھی اس کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ بھلا توپوں مشین گنوں اور ہوائی جہازوں کے مقابلہ میں ڈنڈوں اور لاٹھیوں سے کیا بنتا ہے۔ ایسی صورت میں تو

اللہ تعالےٰ کا فضل

ہی بچا سکتا ہے۔ ایسی کمیٹیاں نہیں بچا سکتیں۔ لیکن اگر ملکی فسادات کا خیال ہو تو حکومت اعلان کرچکی ہے۔ کہ وہ اس کے متعلق انتظامات کر رہی ہے۔ اور ہمیں اس کو موقعہ دینا چاہیئے۔ کہ وہ اپنی نگرانی میں یہ کام کرے۔ تا ملک میں فساد بڑھے نہیں لیکن اگر حکومت سستی کرے۔ اور سوال بیرونی حملہ کا نہ ہو۔ بلکہ اندرونی بد امنی۔ ڈاکے۔ اور لوٹ مار کا ہو۔ تو ہم یقین دلاتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ ہمارے باہمی جھگڑے اور اختلافات ایسے معاملات میں روک نہیں بن سکتے۔ اگر فسادات۔ ڈاکے۔ اور طوائف الملوکی کا وقت آئے۔ تو ہم ہندوؤں سکھوں احرار۔ بلکہ مصری جیسے لوگوں کی بھی اسی طرح حفاظت کریں گے۔ جس طرح اپنی۔ اپنی حفاظت کے لئے جو انتظامات کریں گے۔ ویسے ہی ان کے لئے بھی کریں گے۔ اس وقت ہمارے سامنے آریہ سکھ۔ احراری۔ یا مصری کا سوال نہیں ہوگا۔ بلکہ انسانیت کا سوال ہوگا۔ ہم ان کی اور ان کے بیوی بچوں کی حفاظت بھی اسی طرح کریں گے۔ جس طرح اپنوں کی۔ یہ تو آگے اللہ تعالےٰ کو ہی علم ہے۔ کہ ہم ایسا کر بھی سکیں گے۔ یا نہیں۔ لیکن

ہماری طرف سے کوشش

یہی ہوگی۔ کہ ہر ایک کی حفاظت کریں گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ حکومت نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ کوشش کر رہی ہے۔ اس لئے پہلے اسے موقعہ دینا چاہیئے۔ ہاں اگر وہ سستی کرے تو پھر خود مل کر انتظام کرنا چاہیئے۔ مگر جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔

اصل حفاظت اللہ تعالےٰ ہی کر سکتا ہے

کوئی خواہ ہندو ہو۔ یا سکھ۔ یا غیر احمدی سب کو یہی سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ایسے مصائب میں اللہ تعالےٰ ہی مددگار ہو سکتا ہے۔ اس لئے سب کو اسی کی طرف جھکنا چاہیئے۔ ہر شخص کو انفرادی طور پر پہلے اس کے حضور جھکنا چاہیئے اور پھر متفقہ طور پر اور قومی رنگ میں کوئی کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اگر دل خدا تعالےٰ کی طرف نہ جھکیں۔ تو ہاتھ کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ لیکن اگر دل خدا تعالےٰ کی طرف جھک جائیں۔ تو ہاتھ اگر کمزور بھی ہوں گے۔ تو اللہ تعالےٰ ان کو طاقت دے دیگا۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ایسے مصائب جو عالمگیر عذاب کی صورت میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے آتے ہیں۔ انفرادی کوششوں سے دور نہیں ہوا کرتے۔ انفرادی تکلیفیں تو انفرادی کوششوں سے لوگ کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اور اس میں کافر اور مومن کا بھی سوال نہیں ہوتا۔ کوششوں سے کافر بھی جیت جاتے ہیں۔ اور فاسق و فاجر بھی۔ مگر جو مصائب خدا تعالےٰ کی طرف سے عذاب کے طور پر آتے ہیں۔ وہ خدا تعالےٰ کے حضور گریہ و زاری اور جھکنے کے بغیر دور نہیں ہوا کرتے۔

پس اس وقت دنیا پر جو مشکل اور نازک وقت آیا ہوا ہے۔ اس کے حل کا یہی طریق ہے۔ کہ

سب لوگ خدا تعالےٰ کی طرف جھک جائیں

اور بہت دعائیں کریں۔

اس موقعہ پر میں

ایک اور نشان کا ذکر

بھی کر دینا چاہتا ہوں۔ جو اللہ تعالےٰ کے فضل سے اسی ہفتہ ظاہر ہوا ہے اور جس کی طرف میں نے پچھلے سے پچھلے خطبہ میں اشارہ کیا تھا۔ وہ رؤیا میں نے مفصل طور پر ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب۔ چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب اور عزیزم مکرم میاں مظفر احمد صاحب کو بھی سنایا تھا۔ اور چند روز ہوئے خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب نے مجھے بتایا ہے۔ کہ میں نے انہیں بھی سنایا تھا۔ (خطبہ کے بعد بعض اور دوستوں نے بھی اطلاع دی ہے جنہیں یہ رؤیا سنایا گیا تھا)

میں نے رؤیا میں دیکھا۔ کہ میں ایک کرسی پر بیٹھا ہوں۔ اور منہ مشرق کی طرف ہے۔ میرے سامنے

حکومت برطانیہ کی خفیہ خط و کتابت

پیش کی جا رہی ہے۔ ایک کے بعد دوسری چٹھی میرے سامنے آتی ہے۔ یہ چٹھیاں انگریزی حکومت کی طرف سے فرانسیسی حکومت کے نام ہیں۔ ایک چٹھی میرے سامنے آئی۔ جس میں حکومت برطانیہ نے فرانسیسی حکومت کو لکھا ہے۔ کہ ہمارا ملک سخت خطرہ میں پڑ گیا ہے۔ جرمنی اس پر حملہ آور ہونے والا ہے۔ اور قریب ہے کہ اسے مغلوب کرے۔ اس لئے ہم آپ سے چاہتے ہیں۔ کہ انگریزی حکومت اور فرانسیسی حکومت کا الحاق کر دیا جائے۔ یہ چٹھی پڑھ کر میں بہت گھبرایا۔ اور قریب تھا۔ کہ میری آنکھ کھل جاتی۔ کہ یکدم ایک آواز آئی۔ کہ یہ چھ ماہ پہلے کی بات ہے۔ یہ بات واضح ہے۔ کہ ظاہری حالات میں ایسی درخواست وہی ملک کر سکتا ہے۔ جو بہت کمزور ہو جائے اس رؤیا کی بنا پر میں خیال کرتا تھا۔ کہ جرمنی فرانس کے شمالی حصہ کو لے کر انگلستان پر حملہ کر دے گا۔ اور اس حملہ کی وجہ سے انگلستان جب سخت خطرہ میں گھر جائیگا تو وہ فرانس سے درخواست کرے گا۔ کہ ہماری حکومت اور اپنی حکومت کو ملا دو میں اس کی یہی تعبیر سمجھتا تھا۔ کیونکہ عام طور پر یہی ہوتا ہے۔ کہ جو ملک مغلوب ہونے لگتا ہے۔ وہ دوسرے سے امداد کی درخواست کرتا ہے آج تک جب سے دنیا شروع ہوئی۔ ایسا کبھی نہیں ہوا۔ کہ کسی ایسے ملک سے جو شکست کھا چکا ہو۔ کسی اس سے طاقتور ملک نے مدد کی درخواست کی ہو۔ مگر اللہ تعالےٰ نے میرے اس رؤیا کو ایسے عجیب رنگ میں پورا کیا ہے۔ کہ آجتک جب سے آدم پیدا ہوا۔ کبھی ایسا نہیں ہوا۔ جب فرانس گرنے لگا۔ تو برطانیہ نے خیال کیا۔ کہ اگر فرانس صلح نہ کرے۔ تو کچھ نہ کچھ مزاحمت اس کی طرف سے ہوتی رہے گی اس کے جہاز بھی لڑتے رہیں گے۔ نو آبادیاں بھی جنگ کو کسی نہ کسی صورت میں جاری رکھیں گی۔ لیکن اگر وہ صلح کرے۔ تو اس کے جہاز بھی جرمنی کو مل جائیں گے۔ نو آبادیاں بھی مل جائیں گی۔ اور اس صورت میں جرمنی کے حملہ کا سارا زور ہم پر پڑے گا اور اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت برطانیہ نے وہ کام کیا۔ جس کی نظیر آجتک جب سے کہ دنیا پیدا ہوئی۔ کوئی نہیں ملتی۔ یعنی اس نے فرانسیسی حکومت کو تار دیا کہ دونوں ملکوں کی حکومت ایک کر دی جائے۔ اور

فرانس کا برطانیہ سے الحاق

کر دیا جائے۔ حکومت ایک ہو۔ پارلیمنٹیں بھی ملا دی جائیں۔ خوراک کے ذخائر اور خزانہ بھی ایک ہی سمجھا جائے۔ اور یہ وہ تحریک ہے۔ جو مجھے خواب میں دکھائی گئی تھی۔ گو میں نے غلطی سے اس کی تعبیر یہ سمجھی کہ فرانس کی حکومت طاقتور رہے گی۔ پہلے حملہ برطانیہ پر ہوگا۔ اور پھر برطانیہ فرانس سے مدد کی درخواست کرے گا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے اسے

بالکل عجیب رنگ میں

پورا کیا۔ پہلے فرانس پر حملہ ہوا۔ اور وہ بالکل گر گیا۔ انگلستان نے سمجھا۔ کہ گو وہ طاقتور ہے۔ مگر اس کی طاقت اسی صورت میں اس کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔ کہ فرانس سے اس کو تھوڑی بہت مدد ملتی رہے۔ اور اس لئے اس نے فرانس سے یہ درخواست کی۔ کہ دونو حکومتوں کو ایک کر دیا جائے۔ یہی وہ بات تھی جس کا ذکر میں نے گذشتہ خطبہ میں مختصراً کیا تھا۔ کہ

برطانیہ خطرہ کی حالت میں

دوسرے ملکوں سے امداد کی اپیل کرے گا۔ جہاں تک مجھے یاد ہے دھرمسالہ میں میں نے اس کا ذکر پہلے عزیزم مکرم میاں مظفر احمد صاحب سے کیا۔ پھر باہر آیا۔ تو اس جگہ جہاں ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب دوائیاں دیتے تھے۔ ان سے اس کا ذکر کیا۔ پھر جہاں تک یاد پڑتا ہے۔ چودھری سر ظفر اللہ خاں صاحب کو بھی یہ رؤیا سنائی۔ پھر اس سفر کراچی میں بعض دوستوں کو یہ رؤیا سنائی۔ دو دن ہوئے خانصاحب فرزند علی صاحب نے بتایا۔ کہ ان کو بھی یہ خواب میں نے سنائی تھی۔ اور بھی بعض لوگوں کو سنائی تھی (چنانچہ خطبہ کے بعد بعض دوستوں کی طرف سے اس کی اطلاع مجھے ملی ہے) اور یہ

بہت بڑا نشان

ہے۔ جو اللہ تعالےٰ نے ہمیں دکھایا ہے اور جب ہم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ یہ اس رنگ میں پورا ہوا ہے کہ جسکی نظیر جب سے کہ دنیا پیدا ہوئی۔ کوئی نہیں ملتی۔

بیوٹرین کے استعمال سے
چھائیوں کا نام و نشان تک باقی نہیں رہتا
کیل و مہاسوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہے
جھریوں و بدنما داغوں کو دور کر کے چہرے کو خوبصورت
بناتی ہے پھوڑے پھنسی کیلئے مجرب ہے
قدرتی پیداوار و خوشبودار پھولوں سے تیار کی جاتی ہے
سہیلیوں اور دوستوں کو پیش کرنیکا بہترین تحفہ ہے
سول ایجنٹ قادیان سلطان برادرز قیمت پندرہ آنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(چنانچہ خطبہ کے بعد ریڈیو پر یہ اعلان بھی کیا گیا ہے۔ کہ اس پیشکش کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی) تو ایمان اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ پھر یہ رویا اس وقت کا ہے۔ جب ابھی لڑائی شروع بھی نہ ہوئی تھی۔ اور اتحادی اپنی طاقت کے بہت دعوے کرتے تھے۔ یہ رویا دھرم سالہ میں جولائی کے آخر یا اگست کے شروع میں میں نے دیکھا تھا۔ اور جنگ ستمبر میں شروع ہوئی۔ اس وقت یہ خیال بھی نہ ہو سکتا تھا۔ کہ برطانیہ اتنا کمزور ہو سکتا ہے۔ اور جب فرانس شکست کھانے لگا۔ تو میں نے خیال کیا۔ کہ اس

خواب کی تعبیر

کوئی اور ہوگی۔ کیونکہ کسی گرے ہوئے ملک کو کون کہہ سکتا ہے۔ کہ ہمارے ساتھ مل جاؤ۔ مگر برطانیہ نے جب دیکھا۔ کہ فرانس جتنا مقابلہ کر سکتا تھا۔ کر چکا۔ اور اب اگر اس نے صلح کر لی۔ تو ہمارے لئے بہت خطرناک ثابت ہوگا۔ تو اس نے اسے تحریک کی۔ کہ آؤ دونوں ملکوں کا الحاق کر دیں۔ جنگ کے دوران میں بھی یہی حالت رہے۔ اور جب فتح ہو جائیگی۔ تو پھر دیکھا جائے گا۔ اور اس طرح اللہ تعالےٰ نے میرے اس رویا کو ایسے رنگ میں پورا کیا۔ کہ

دنیا کی ہزاروں سال کی تاریخ

میں اس کی ایک بھی مثال نہیں ملتی۔ اور جس بات کی دنیا میں کوئی ایک مثال بھی نہ ہو۔ اسے دماغ خود نہیں بنا سکتا ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی شخص دیکھے۔ کہ میں نے پگڑی باندھی ہوئی ہے۔ یا میں گھوڑے پر سوار ہوں۔ کیونکہ لوگ روزانہ پگڑی باندھتے ہیں۔ اور گھوڑوں پر سوار ہوتے ہیں۔ ایسی مثالیں روزانہ دیکھنے میں آتی ہیں۔ مگر یہ تو ایسی بات تھی۔ جس کی کوئی ایک مثال بھی تاریخ عالم میں نہیں ملتی۔ اور پھر یہ ایسے حالات میں دکھائی گئی۔ کہ جب اتحادی کہتے تھے۔ کہ ہم پانچ سال تک جنگ کو جاری رکھیں گے۔ اور ان کے مقابلہ پر ہٹلر کہتا تھا۔ کہ میں نے سات سال تک جنگ جاری رکھنے کی تیاری کی ہوئی ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے ایسے حالات پیدا کر دیئے کہ ایسی غلطیاں ہوئیں۔ کہ

منٹوں میں کچھ کا کچھ

ہوتا چلا گیا۔ اور لشکر تباہ ہوتے گئے۔ بعض ایسی ایسی غلطیاں ہوئی ہیں۔ کہ ہم بھی انہیں پڑھ کر حیران ہوتے ہیں کہ جرنیلوں نے کس طرح ایسی غلطیاں کر دیں ان غلطیوں کے نتیجہ میں ایسے حالات پیدا ہوتے گئے۔ کہ برطانیہ کو یہ خطرہ پیدا ہو گیا۔ کہ اگر فرانس نے جرمنی سے صلح کر لی۔ تو ہمارے لئے بہت مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔ یہ جو فرمایا کہ یہ چھ ماہ پہلے کی بات ہے۔ اس کے گو بُرے معنی بھی ہو سکتے ہیں۔ مگر اس کے اچھے معنی بھی ہیں۔ اور جب تک تعبیر ظاہر نہ ہو۔ تعبیر کا عام قاعدہ یہی ہے۔ کہ اچھے معنی لئے جائیں۔ اور اس لئے ہم یہی سمجھتے ہیں۔ کہ اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ اب مصیبت ٹل گئی ہے۔ اور چونکہ برطانیہ نے دونوں حکومتوں کے الحاق کی پیشکش ۱۵ جون کو کی تھی۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ ۱۵ دسمبر تک ایسے حالات پیدا ہو جائیں کہ برطانیہ کے لئے اتنا خطرہ نہ رہے۔ اس کی بُری تعبیر بھی ہو سکتی ہے۔ مگر وہ معنی بہت باریک ہیں۔ اور پھر قاعدہ بھی یہ ہے۔ کہ جب تک تعبیر ظاہر نہ ہو اچھے معنی ہی لئے جاتے ہیں۔ اور اسلئے ہم یہی سمجھتے ہیں۔ کہ یہ فقرہ اچھے رنگ میں کہا گیا ہے۔ ہاں جیسا کہ میں نے کہا ہے اس کے بُرے معنی بھی ہو سکتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ یہ چھ ماہ پہلے کی بات ہے۔ اس کے بعد خطرہ و توجہ کی صورت میں بدل چکا۔ اور جب ایک چیز ہو چکی۔ پھر اس سے ڈرنے کا کیا فائدہ۔ بہر حال یہ ایک بہت بڑا نشان ہے جو ظاہر ہوا۔ آخر میں میں پھر نصیحت کرتا ہوں۔ کہ دوست دُعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان حالات میں ایسے تغیر کر دے۔ کہ وہ احمدیت کے لئے کمزوری کا موجب نہ ہوں۔ اور اللہ تعالےٰ جماعت کو کسی ایسے ابتلا میں نہ ڈالے۔ جو اسکی طاقت سے بالا ہو۔ پس دعائیں کرو کہ اے اللہ ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہ ہو۔ اور جو

۴۲ قربانیاں تیری منشاء کے مطابق ہوں۔ ہمیں وہ خوشی سے پیش کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اور اپنے فضل سے اسلام اور احمدیت کی ترقی کے سامان پیدا کر:

لنڈن میں تبلیغ اسلام

مولوی جلال الدین صاحب شمس، ۲ ہجرت ۱۳۱۹ ہش کو لنڈن سے رپورٹ فرماتے ہیں:۔

ایام زیر رپورٹ میں مسز گرہم آئیں۔ یہ مسز اینی بیسنٹ کے ساتھ ہندوستان میں کام کرتی رہی ہیں۔ ری انکارنیشن اور دیگر مذہبی مسائل پر گفتگو ہوئی۔ اور کرشنامورتی کے متعلق بھی بعض باتیں دریافت کیں۔ اس نے کہا مسز اینی بیسنٹ کرشنامورتی کو منوانے کے لئے سینکڑوں اشخاص کے دستخط کروا لئے تھے۔ اسے احمدیت حقیقی اسلام مطالعہ کے لئے دی گئی ہے

چودھری انور احمد صاحب نے میتھوڈسٹ مشنری کالج کے ایک طالبعلم سے ملنے کے لئے وقت مقرر کیا تھا۔ ہم دونوں اس کالج میں گئے۔ کالج دیکھا۔ اس میں ایک گرجا بھی تھا جس میں طالب علموں کو باری باری دُعا کرنے کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔ اور ان سے سرمن بھی دلائے جاتے ہیں۔ ایک لائبریری تھی۔ جس میں مختلف مذاہب کی کتب تھیں۔ سونے کے کمروں کے علاوہ ہر ایک کے لئے ایک ایک کمرہ مطالعہ کے لئے ہے۔ میٹنگز کے لئے بھی دو لیکچر ہال ہیں۔ ایک سویڈش طالب علم سے بھی ملاقات ہوئی۔ وہ کالج سے فارغ ہونے کے بعد ہندوستان جائیگا۔

ڈیڑھ گھنٹہ تک عیسائیت کے بنیادی اصول کے متعلق گفتگو ہوئی۔ مسٹر عثمان عبداللہ آئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سوانح "احمد" خوب غور سے مطالعہ کی ہوئی تھی۔ جو سوالات دریافت کرنا چاہتے تھے۔ وہ لکھ لائے۔ ان کے جوابات دیئے گئے

ایک مصری عوض محمود اور مسٹر جیک اور دو انگریز عورتیں مسجد کو دیکھنے کے لئے آئیں۔ مصری چونکہ انہیں اسلام کے متعلق اچھی طرح بتا نہیں سکتے تھے۔ اس لئے اس نے ان سے کہا۔ کہ اب اسلام کے متعلق جو دریافت کرنا چاہتے ہو کر لو بہت سے مسائل پر گفتگو ہوئی۔ ایک عورت نے ان میں سے کہا۔ میں سمجھتی تھی۔ کہ یسوع مسیح کو ہی تم محمد کے نام سے پکارتے ہو۔ انہوں نے پھر آنے کا وعدہ کیا ہے مصری کو عربی کتاب اور انگریزی ٹریکٹ مطالعہ کے لئے دیئے گئے۔ انہوں نے پھر آنے کا وعدہ کیا۔

چودھری انور احمد صاحب کی چودھری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کے ساتھ رہنے کی وجہ سے یہاں کے بہت سے اشخاص سے ملاقات ہو گئی تھی۔ اب انہیں مسجد دکھانے کے لئے ایک ایک کر کے بلایا جاتا ہے۔ انہی میں سے ایک نے بڑھڈے پارٹی پر ہمیں بلایا۔ وہاں بشپ جیمز اور

اگر آپ

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے خاص مجربات
(۲) اطباء دہلی کے مخصوص مرکبات
(۳) اطباء لکھنؤ کے زود اثر معمولات

سے

ایک باقاعدہ سند یافتہ حکیم محمد عبد اللہ قریشی۔ ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس طبیہ کالج علی گڑھ (جہاں پانچ سال طب پڑھائی جاتی ہے) کے مشورہ کے ساتھ مکمل علاج چاہیں تو آج ہی اپنی بیماری کے مفصل حالات سے اپنے قومی ویدک یونانی دواخانہ قادیان کو اطلاع دیں:

منیجر ــــــ فہرست ادویات مفت طلب فرمائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسٹر لوگر بھی تھے مسٹر لوگر کے متعلق چوہدری انور احمد صاحب نے بتایا۔ کہ وہ بادشاہ کو بھی ہدایات دیتے رہے ہیں۔ کہ وہ آسانی سے کس طرح بول سکتے ہیں۔ آسٹریلیا کے رہنے والے ہیں۔ بشپ جیمز نے احمدیت کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ یہ سنیوں سے مختلف ہیں۔ باتوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر آگیا۔ میں نے کہا کہ یسوع مسیح کی دوسری بعثت کی پیشگوئی ان کے وجود سے پوری ہوئی ہے۔ بشپ جیمز نے کہا۔ کہ مسیح کی دوبارہ آمد کا عقیدہ اب اپنی موت مر رہا ہے۔ میں نے کہا اسی لئے کہ سچا مسیح جس نے آنا تھا وہ آچکا ہے۔ یہودی بھی ایک نبی کے آنے کے قائل تھا۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کے بعد کوئی ذکر نہیں کرتا۔ نہ ہی اب وہ مسیح کے آنے کا ذکر کرتے ہیں۔ مسٹر لوگر نے کہا یہ نئی بات ہے۔ اور درست معلوم ہوتی ہے پھر مسیح علیہ السلام کی کشمیر میں قبر وغیرہ کا بھی ذکر ہوا۔ سوتھ شیلڈ اور نیو کیسل میں کتب اور خطوط اور اشتہارات بھیجے جس پارٹی کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے اس میں ایک کنٹیس بھی آئی تھیں۔ چوہدری انور احمد صاحب نے بتایا۔ کہ اس کے متعلق انہوں نے سنا ہے۔ کہ وہ زار روس کی رشتہ دار ہیں۔ انہیں بھی مسجد دیکھنے کے لئے دعوت دی گئی۔ چنانچہ وہ آئیں وہ زار کی سمتھنس Cousin ہیں۔ وہ بھی سپر چولسٹ ہیں۔ دو گھنٹہ تک ان سے۔ دی انکارنیشن سپر چولزم اور ضرورت مذہب وغیرہ امور پر گفتگو ہوئی۔ میں نے اُسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یسوع مسیح سے بیداری میں ملاقات اور ان سے سوالات کرنے اور ایک میز پر کھانا کھانیکا بتایا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض انبیاء کو دیکھنے کا بھی ذکر کیا۔ سپر چولسٹ جس رنگ میں پیش کرتے ہیں بتایا۔ کہ انکی پیشگوئی جنگ کے متعلق کیسے غلط ثابت ہوئیں۔ زار کے حالات دریافت کرتے تھے۔ مگر وہ نہ پوچھے جا سکے۔ اس نے کہا کہ وہ اپنے پاس انہیں بھی بلائے گی۔ اس کا ایک لڑکا بھی ہے

سیدہ امۃ الودود بیگم اپنی ایک ہم جماعت کی نظر میں

محترمہ سیدہ امۃ الودود بیگم صاحبہ کی وفات کی خبر "الفضل" میں نکل چکی ہے۔ جب اچانک صبح کی نماز کے بعد اس نہایت المناک اور رقت انگیز حادثہ کی اطلاع پہونچی۔ تو بالکل یقین نہیں آتا تھا۔ کہ یہ خبر صحیح ہے۔ مگر آہ چند منٹ کے بعد معلوم ہو گیا۔ کہ واقعی صاحبزادی صاحبہ موصوفہ فوت ہو گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

صاحبزادی صاحبہ موصوفہ گذشتہ عرصہ میں کئی سال تک سکول میں میری ہم جماعت رہیں۔ میں نے دیکھا کہ آپ اسقدر اعلےٰ اخلاق۔ بلند خیالات۔ اور پاکیزہ صفات کی مالک تھیں۔ کہ میں نے اس کی مثال کبھی نہیں دیکھی۔ نیکی اور تقوےٰ آپ کا خاص شعار تھا۔ اگرچہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی ہونے کے علاوہ ایک اعلیٰ اور معزز خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔ مگر آپ کی طبیعت میں کبر و غرور یا ریاء کا نام و نشان تک نہ تھا۔ بلکہ آپ ہر ایک سے سکول میں تواضع اور خندہ پیشانی کے ساتھ پیش آتیں۔ میں نے کبھی سکول میں آپ کو بے ہودہ گفتگو کرتے یا لغو کام میں مشغول نہیں پایا۔ بلکہ آپ نہایت باوقار رہتیں۔ اور تہذیب و شائستگی کا مجسم نمونہ تھیں۔

آپ نے جب سے ہوش سنبھالا اس وقت سے آخر تک تحصیل علم میں مشغول رہیں۔ ہمیشہ محنت اور کوشش سے پڑھائی میں لگی رہتیں۔ یہی وجہ تھی کہ آپ نے چھوٹی عمر میں ہی میٹرک کا امتحان پاس کر لیا۔ اور اس کے دو سال بعد ایف اے میں پاس ہو گئیں۔ اس کے بعد اگرچہ آپ دو سال بی۔ اے میں فیل ہو گئیں۔ تاہم محنت اور استقلال کو ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ بالآخر وفات سے چند دن پہلے بی۔ اے کا نتیجہ نکلا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے بی۔ اے کا امتحان بھی پاس کر لیا ہے مگر کیا معلوم تھا۔ کہ آپ کا پاس ہونا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر کا مصداق ہے کہ ؎

قادر ہے وہ بارگاہ ٹوٹا کام بنادے
بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پائے

اگرچہ سکول کے علاوہ گھر پر آپ کو دیکھنے کا موقع کم ملا ہے۔ تاہم مجھے علم ہے۔ کہ آپ کے اخلاق اور اوصاف حمیدہ کا گھر میں بھی ہر ایک مداح تھا۔ بڑوں کا ادب لحاظ والدین کی اطاعت اور فرمانبرداری۔ بچوں سے پیار۔ ملازموں سے حسن سلوک۔ یہ آپ کی خاص صفات تھیں۔ اور امور خانہ داری میں بھی باوجود تعلیمی مشغولیت کے آپ کو دسترس حاصل تھی۔

ایسی نیک، ہونہار اور قابل لڑکی کی اچانک وفات کا صدمہ کسقدر ناقابل برداشت ہے۔ مگر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معزز مستورات اور خصوصاً صاحبزادی صاحبہ کی والدہ صاحبہ نے نہایت ہی صبر و استقلال اور ہمت سے کام لیا۔ اور خدا کی رضا پر شاکر رہنا اپنا فرض خیال کرتے ہوئے سوائے آنسو بہانے کے کسی قسم کی بے صبری اور بیقراری کا اظہار نہیں کیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان پر اس کے بدلے میں بیش از بیش انعامات کی بارش نازل فرمائے اور صاحبزادی صاحبہ پر بے شمار رحمتیں نازل کرے۔

خاکسار۔ فاطمہ خاتون

اپنے اموال اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کرو تا اسکی رضا حاصل ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"یاد رکھو! کوئی انسان دنیا میں ہمیشہ نہیں رہ سکتا۔ خدا اور اس کے دین کے لئے کسی انسان کی جان کا موقعہ ہو۔ مگر وہ اپنی جان بچانے کی فکر کرے۔ تو اسے کیا معلوم کہ آگے جاتے ہی خود بخود اس کی جان نکل جائے۔ ایک انسان کو شہادت کا موقعہ اللہ تعالےٰ دے۔ مگر وہ اس سے بھاگے۔ تو کیا معلوم کہ وہاں سے ہٹتے ہی اس کا ہارٹ فیل ہو جائے۔ اور وہ مر جائے۔ اسی طرح مالی قربانی کے متعلق بھی ہے ہر شخص زندگی میں دیکھ سکتا ہے۔ اور ہر ایک نے دیکھا ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ اس کا روپیہ کبھی ضائع نہیں ہوا۔ بسا اوقات خرید و فروخت میں نقصان ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات کوئی جائیداد تباہ ہو جاتی ہے۔ اور بعض اوقات فصلیں خراب ہو جاتی ہیں۔ اس لئے اگر موقعہ ملے۔ تو کیوں نہ اپنے اموال کو خدا تعالےٰ کی راہ میں قربان کر دیا جائے۔ تا اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل ہو جائے"

آج جبکہ دنیا میں کسی طرح بھی امن نہیں۔ اور جنگ نہایت خطرناک صورت اختیار کر رہی ہے۔ وہ احباب جو تحریک جدید کی قربانیوں میں حصہ لے رہے ہیں۔ ان سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ مطالبہ فرماتے ہیں۔ کہ وہ اپنے سال ششم کے عہد کو ۱۱ اگست تک جو جلسوں کی تاریخ ہے۔ سو فیصدی یا اس کا بڑا حصہ ادا کر دیں۔ ہر شخص کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنا مال اللہ تعالےٰ کی راہ میں دیکر اس کے خزانہ میں محفوظ کر دے۔ جو اسے بڑھ چڑھ کر اللہ تعالےٰ کے حضور سے ملے گا۔ پس ہر مومن مخلص وعدہ کرنے والا۔ اپنا عہد پورا کرنے کی کوشش کرے تا اسے اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل ہو۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

امریکن آئی لوشن آپ اپنی اور اپنے بچوں کی دکھتی اور درد کرتی ہوئی آنکھوں میں ہمیشہ اسی لوشن کو استعمال کیا کریں۔ کیونکہ کارخانہ اس کو نہایت صفائی اور سائنٹیفک طریق سے طیار کرتا ہے۔ ایجنٹس برائے قادیان۔ شفا میڈیکو متصل پوسٹ آفس و آرائیاں دی ہٹی احمدیہ چوک۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے تمام اہم سٹیشنوں سے مذکورہ بالا مقامات تک تھرو بکنگ کے لئے ریل اور ٹرک کے مشترکہ واپسی ٹکٹوں کی سہولتیں اب مہیا کی جاتی ہیں۔ اسی طرح ای۔ آئی۔ جی۔ آئی۔ پی۔ بی۔ بی اینڈ سی۔ آئی۔ بی اینڈ این ڈبلیو۔ این۔ ایس اور جے ریلویز کے بعض سٹیشنوں سے سری نگر (کشمیر) تک سفر کے لئے ریل اور ٹرک کے مشترکہ واپسی ٹکٹوں کی سہولتیں حاصل ہیں۔

باتصویر رنگین پمفلٹوں کے لئے جن میں پوری پوری تفصیلات درج ہیں۔ مندرجہ ذیل پتہ پر لکھیں :

جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

خدمت خلق

مردانہ پوشیدہ۔ زنانہ دیرینہ امراض کے لئے مجھے لکھئے ہومیو پیتھک علاج بہ نسبت دوسرے طریقہ علاج کے جلد فائدہ کرتا ہے مختلف علاج اور انجکشن سے بیماری کو پیچیدہ نہ بنائیے۔ اگر آپ کسی کو مرض میں مبتلا پاویں۔ میرا تعارف کرا دیجئے :

ایم۔ ایچ۔ احمدی معرفت الفضل قادیان

گلدستۂ دینیات

حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب مدظلہ العالی تحریر فرماتے ہیں "پیر صلاح الدین صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی اور ملک مبارک احمد خان صاحب امین آبادی نے مڈل اور ہائی کلاسز کے طلباء کے واسطے دینی اور اخلاقی مضامین نظم و نثر کا ایک دلکش مجموعہ تیار کیا ہے۔ جس کا نام گلدستۂ دینیات رکھا ہے۔ یہ مجموعہ اس قابل ہے۔ کہ اسے نصاب مدارس میں شامل کیا جائے اور سب احمدی طلباء کے واسطے اس کا پڑھنا موجب ازدیاد علم و عمل ہوگا۔ محمد صادق عفا اللہ عنہ ۱۴ جون ۱۹۴۰ء"

قیمت پانچ آنے۔ ملنے کا پتہ :- ملک عبد القادر لائلپوری جنرل مرچنٹ دار الفتوح قادیان

پیارے دی ہٹی (رجسٹرڈ) قادیان

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے تحریر فرماتے ہیں "سیٹھ پیارے لال ولد سیٹھ گھنیا لال صراف قادیان کاروباری لحاظ سے دیانتدار ثابت ہوئے ہیں"

الہام الیس اللہ بکاف عبدہٗ خالص چاندی کی انگوٹھی میں کھدا ہوا ہم سے خرید فرمائیں۔ نیز ہر قسم کے زیورات تیار مل سکتے ہیں۔ اور آرڈر آنے پر حسب منشا تیار کئے جاتے ہیں

سلور جوبلی میڈل جن کی سفارش جلسہ سالانہ پر چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے فرمائی تھی ۲/ آنے فی میڈل کے حساب سے طلب کریں :

سیٹھ پیارے لال ولد سیٹھ گھنیا لال صراف قادیان پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۶ جون پیٹان گورنمنٹ نے جرمنی اور اٹلی سے صلح تو کر لی ہے۔ مگر فرانسیسی نوآبادیات سے جو خبریں آرہی ہیں۔ اُن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ لڑائی جاری رکھنے کا مصمم ارادہ رکھتی ہیں چنانچہ مراکو کے فرانسیسی ہائی کمشنر نے اعلان کیا ہے۔ کہ دشمن مراکو کا ایک چپہ بھی لڑائی کے بغیر اپنے قبضہ میں نہیں کر سکتا ٹیونس کے ریڈیو نے بھی ایسے ہی اعلانات کئے ہیں۔

لنڈن ۲۶ جون پچھلے دنوں برطانیہ کے ایک لڑنے والے جہاز نے جرمنی کے ایک دیکھ بھال کرنے والے جہاز کو مار گرایا تھا۔ اب خبر پہنچی ہے۔ کہ اس جہاز کے گرنے سے جو لوگ ہلاک ہوئے ہیں۔ ان میں مارشل گوئرنگ کا ایک خاص افسر بھی شامل ہے۔

ٹوکیو ۲۶ جون فرانسیسی ہند چینی اور چین کی سرحد پر جن جاپانی فوجوں کو بھیجا گیا تھا وہ لنگ چاؤ تک پہنچ گئی ہیں۔ یہ مقام سمندر سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے۔ فوجیں اس لئے بھیجی گئی ہیں۔ تا فرانسیسی ہند چینی کے راستے چین کو سامان جنگ نہ پہنچ سکے۔

ٹوکیو ۲۶ جون۔ آج صبح جاپان کی وزارت خارجہ کے ایک افسر نے بیان کیا۔ کہ پیٹان گورنمنٹ کو ہی جاپان فرانس کی آئینی حکومت سمجھتا ہے۔

شملہ ۲۶ جون حکومت ہند نے ڈچ ایسٹ انڈیز سے ایک سمجھوتہ کیا ہے۔ جس کے رو سے اگلے چھ ماہ کے اندر اندر جاوا سے ہندوستان میں اتنی کونین پہنچ جائے گی۔ جو اگلے چار برس تک ہندوستانیوں کے لئے کافی ہوگی۔

شملہ ۲۶ جون انڈین سپلائی ڈیپارٹمنٹ کو نئے سرے سے ترتیب دینے کا سوال زیر غور ہے۔ ایک وار سپلائی بورڈ بھی قائم کیا جائے گا۔ جس کے چیئرمین آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب ہوں گے آپ کے ماتحت دو ڈائرکٹر جنرل ہوں گے۔ جن میں سے ایک کے ذمہ سپلائی کا کام ہوگا۔ اور دوسرے کے ذمہ انجینئرنگ کا۔ اس ڈیپارٹمنٹ کے لئے ایک سیکرٹری بھی مقرر کیا جائے گا۔

کراچی ۲۶ جون۔ یہاں جلد ہی شہری پہرہ داروں کی بھرتی شروع ہونے والی ہے۔ انسپکٹر جنرل پولیس مناسب قواعد تجویز کر رہے ہیں۔

بمبئی ۲۶ جون۔ بمبئی ہائی کورٹ کے چار ججوں کے سامنے یہ سوال زیر غور ہے۔ کہ گورنر بمبئی کو فلموں کی ممانعت کا کہاں تک اختیار ہے۔ یہ سوال عدالت ماتحت میں پیش ہوا تھا۔ جسے اس نے ہائیکورٹ میں بھجوا دیا۔

لنڈن ۲۵ جون۔ آج ہاؤس آف کامنز میں مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ نے جنگ کی تازہ صورتِ حالات کے متعلق ایک بیان دیتے ہوئے اپنی تقریر میں کہا۔ فرانس کا جو افسوسناک حشر ہوا ہے۔ ہاؤس کو اس پر سخت رنج ہے۔ مدت سے ان لوگوں کے ساتھ ہمارے تعلقات رہے ہیں۔ اور ہم انہیں یورپ کی تہذیب کا علمبردار سمجھتے رہے ہیں۔ اب لعن طعن کرنے کا نہ وقت ہے۔ اور نہ کوئی فائدہ۔ ہمیں امید ہے کہ خدا ہمیں طاقت دے گا۔ اور ہم فرانس کو اس غلامی سے نجات دلا سکیں گے ساتھ ہی ہمیں یہ بھی امید ہے۔ کہ فرانس کی سلطنت جو دنیا بھر میں پھیلی ہوئی ہے۔ ہمارے دوش بدوش جنگ جاری رکھے گی۔ فرانس کو آزاد کرانے کے لئے وہ فرانسیسی جو دشمن کے پنجہ سے باہر ہیں۔ جو بھی کوشش یا تحریک کریں گے۔ ہم اس میں حتی المقدور اپنے تمام وسائل کے ساتھ ان کی امداد کریں گے۔ آخر میں آپ نے کہا۔ اسوقت صورتِ حالات اسقدر غیر یقینی اور پیچیدہ ہے۔ کہ اس کے متعلق کوئی قیاس آرائی یا اعلان کرنا مفاد عامہ کے منافی ہوگا۔ میں امید رکھتا ہوں۔ کہ ہاؤس ملک معظم کی گورنمنٹ پر اعتماد رکھے گا۔ اور یقین کرے گا۔ کہ جہاں تک ملک کی حفاظت کا تعلق ہے۔ صبر و تحمل اور عزم سے تمام ضروری تدابیر اختیار کی جائیں گی۔

لنڈن ۲۵ جون۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ہٹلر نے طبی مشورہ کے ماتحت گوشت کھانا شروع کر دیا ہے۔ اس سے پہلے وہ صرف سبزیوں پر گذارہ کیا کرتا تھا۔

برلن ۲۵ جون۔ جرمن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے۔ کہ آج رات چار بجکر ۳۵ منٹ پر جرمن فوجوں کو حکم دے دیا گیا ہے کہ وہ فرانس سے جنگ بند کر دیں۔ روم کا ایک سرکاری کمیونک مظہر ہے کہ فرانس سے عارضی صلح پر دستخط ہو جانے کی وجہ سے اطالوی گورنمنٹ نے بھی اپنی فوجوں کو لڑائی بند کر دینے کا حکم دے دیا ہے۔ ہٹلر نے اس کامیابی کی خوشی میں جرمن باشندوں سے اپیل کی ہے۔ کہ دس دن تک اپنی عمارتوں پر قومی جھنڈے لہرائیں۔ اور سات دن تک گرجوں میں گھنٹے بجائے جائیں۔

لنڈن ۲۶ جون۔ برطانیہ کی ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے۔ کہ کل شمالی فرانس کے سمندری کنارے والے ہوائی اڈوں پر برطانیہ کے ہوائی جہازوں نے پرواز کی اور انگریزی ہوائی دستوں کا جرمن ہوائی دستوں سے مقابلہ ہوا اس مقابلہ میں انگریزی دستوں نے دشمن کے تین جہاز مار گرائے۔ خیال ہے۔ کہ جرمنی کے ۳ اور جہازوں کا بھی نقصان ہوا۔ انگریزی جہازوں نے ناروے کے ہوائی اڈے پر بھی حملہ کیا۔ اور اسے بھاری نقصان پہنچایا۔ اس لڑائی میں انگریزی ہوائی جہازوں کا بال تک بیکا نہ ہوا۔ اور سب سلامتی سے اپنے اڈوں پر واپس پہنچ گئے۔

لنڈن ۲۶ جون۔ فرانس نے اٹلی سے جن شرائط پر صلح کی ہے۔ ان کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ فرانس کا جنوبی علاقہ۔ اور اس کی نوآبادیات اٹلی کے قبضہ میں چلی جائیں گی۔ صلح کی شرائط میں ٹیونس اور کارسیکا کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔

لنڈن ۲۶ جون۔ مارشل پیٹان کی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ لنڈن میں رہنے والے فرانسیسی سفیر نے استعفٰے دے دیا ہے۔

لنڈن ۲۶ جون۔ کل رات برطانیہ پر جرمنی نے جو ہوائی حملہ کیا تھا۔ اسمیں جرمنی کے پانچ جہازوں کو نیچے گرایا گیا۔ برطانیہ کے بہت سے حلقوں میں بم برسائے گئے۔ مگر ان سے بہت تھوڑا نقصان ہوا۔ فوجی جگہوں کو بالخصوص کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

ہانگ کانگ ۲۶ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ برطانوی سپاہیوں نے برطانی بستیوں۔ اور چین کے پلوں کو اڑا دیا ہے۔

لنڈن ۲۶ جون۔ جرمنی اب برطانیہ و فرانس کو ایک دوسرے کے خلاف بھڑکانے کی کوشش کر رہا ہے۔ چنانچہ جرمن ریڈیو سے کہا گیا ہے۔ کہ برطانیہ نے فرانس میں اپنی فوج کے ۲۶ ڈویژن بھیجنے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر اس نے صرف ۱۲ ڈویژن بھیجے۔ مسٹر چرچل نے اس الزام کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ جسقدر فوج کی ضرورت تھی وہ بھیج دی گئی تھی۔ مگر

بٹالہ میں عظیم الشان جلسہ

قادیان ۲۶ جون آج بٹالہ میں جماعت احمدیہ کا ایک شاندار جلسہ ہوا جسمیں مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ مولوی دل محمد صاحب۔ گیانی عباد اللہ صاحب۔ اور جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر اعلیٰ نے تقریریں کیں۔

قادیان سے بہت سے اصحاب اس جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ اِرد گرد کے دیہات سے بھی بکثرت لوگ شامل ہوئے مناظرہ کرنے سے غیر احمدیوں نے انکار کر دیا۔

(مفصل آئندہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دواخانہ نور الدین رضؓ

بیادگار

حضرت حکیم الامۃ طبیب شاہی حاجی الحرمین سیدنا نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضؓ

زیر نگرانی ابناء حکیم الامۃ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ

مدت سے احباب کی طرف سے اس خواہش کا اظہار ہو رہا تھا۔ کہ وہ طبی فیضان جس کو حضرت والد بزرگوار نے عمر بھر جاری رکھ کر ہزارہا بندگان خدا کو فائدہ پہنچایا تھا اسے آپکی وفات کے بعد بھی آپکی یادگار کے طور پر جاری رکھا جائے۔ مگر احباب کی یہ خواہش ہماری تعلیمی مصروفیتوں کی وجہ سے اب تک پوری نہ ہو سکی تھی اب ہم نہایت مسرت کے ساتھ اس امر کا اعلان کرتے ہیں کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم اس قابل ہوئے ہیں کہ اس مبارک مقصد کو پورا کرنے کیلئے آپکے مبارک نام پر دواخانہ نور الدینؓ کی بنیاد رکھیں حضرت حکیم الامۃ طبیب شاہی سیدنا نور الدین رضی اللہ عنہ کی تمام عمر کے مجربات کا نچوڑ جس کو اپنی آخری عمر میں حضور نے ایک

قلمی بیاض

میں جمع کر دیا تھا۔ خدا کے فضل سے ہمارے پاس بعینہٖ محفوظ ہے۔ اس بیش بہا خزانہ پر ہم جسقدر بھی فخر کریں کم ہے۔ اس میں آپ نے تمام چھوٹے بڑے اور پیچیدہ سے پیچیدہ امراض اور ان کے طریق علاج کو بالتفصیل بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ کی بیان فرمودہ ہدایات کی روشنی میں ہم نے

صحیح خالص اور اعلےٰ اجزاء

کے ساتھ ان مجربات کو خود اپنی نگرانی میں تیار کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور کسی نسخہ میں اس کے قیمتی اجزاء کے قلیل القیمت بدل نہیں ڈالے۔ کیونکہ ان قیمتی دواؤں کا جو مخصوص ذاتی اثر ہوتا ہے۔ وہ ان کے بدل اجزاء میں ہرگز نہیں ہوتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس احباب اپنی تمام

طبی ضروریات

کے لئے دواخانہ نور الدینؓ کو یاد رکھیں۔ اگر کوئی نسخہ تیار کرانا ہو تو بہترین اور اصلی اجزاء سے تیار کر کے بھیجا جائیگا۔ بیماری کی مفصل کیفیت لکھنے پر مناسب نسخہ تجویز کیا جائیگا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کے مشہور مجربات جو نہایت احتیاط سے تیار کئے جاتے ہیں مناسب قیمت پر مہیا کئے جائیں گے۔

آخر میں ہم احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ارادوں میں برکت دے اور وہ طبی چشمۂ فیض جو حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کے ذریعہ جاری ہوا تھا۔ دواخانہ نور الدینؓ کے ذریعہ روز افزوں ترقی کرے ٭ ہر قسم کی خط و کتابت کے لئے صرف یہ پتہ یاد رکھیں۔

دواخانہ نور الدینؓ۔ قادیان

المشتہرین

ابناء حضرت حکیم الامۃ خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ